

قعدہ بھول کر کتنا کھڑے ہونے سے سجدہ سہولازم ہوتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں بھول کر کھڑے ہونے کی صورت میں کتنا کھڑے ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں سے ہر ایک میں جب نمازی بھول کر پورا سیدھا کھڑا ہو جائے، یا ابھی پورا سیدھا کھڑا تو نہ ہوا ہو لیکن قیام کے قریب ہو چکا ہو یعنی نمازی کے بدن کا نچلا آدھا حصہ سیدھا ہو چکا ہو، مگر پیٹھ میں ابھی خم باقی ہو تو یہ قیام کے قریب ہونے کی صورت ہوگی، تو کھڑے ہونے کی ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، ہاں البتہ اگر نمازی اتنا کھڑا ہو کہ ابھی وہ بیٹھنے کے ہی قریب ہو یعنی بدن کا نچلا آدھا حصہ بھی سیدھا نہ ہوا ہو، اُس میں خم باقی ہو کہ نمازی کو قعدہ یاد آ جائے اور وہ بیٹھ جائے تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ سے بھول کر کھڑے ہو جانے کے بعد دوبارہ قعدے میں لوٹنا، تو اس میں دونوں کے درمیان کچھ فرق اور تفصیل ہے، وہ یہ کہ قعدہ اخیرہ سے بھول کر کھڑے ہونے کے بعد جب تک نمازی نے اگلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو کہ اُسے قعدہ اخیرہ یاد آ جائے، تو اُسے واپس قعدے میں لوٹنا لازم ہے۔ جبکہ قعدہ اولیٰ سے بھول کر کھڑے ہونے کی صورت میں واپس قعدے کی طرف لوٹنا دو صورتوں میں لازم ہوتا ہے، اور ایک صورت میں واپس لوٹنا جائز ہی نہیں، اس کی تفصیل یہ ہے :

(۱) اگر نمازی قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہونے لگا ہو، مگر ابھی بیٹھنے کے قریب ہی ہو کہ اُسے قعدہ اولیٰ کرنا یاد آ جائے، تو

بالاتفاق اُس پر قعدے میں لوٹنا لازم ہے۔

(۲) اگر نمازی قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہونے لگا ہو مگر ابھی پورا سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو، بلکہ کھڑے ہونے کے قریب ہی ہو، تو اس صورت میں واپس قعدے میں لوٹنے اور نہ لوٹنے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ ظاہر الروایہ اور اصح قول کے مطابق اس صورت میں بھی نمازی کو واپس قعدے میں لوٹنا لازم ہے۔ یاد رہے کہ لوٹنے کا حکم اگرچہ ان دونوں صورتوں میں ہے، مگر سجدہ سہواں میں سے صرف دوسری والی صورت میں ہی لازم ہے، پہلی صورت میں نہیں، جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان ہوا۔

(۳) باقی جس صورت میں واپس لوٹنا جائز نہیں، وہ یہ ہے کہ اگر نمازی قعدہ اولیٰ بھول کر پورا سیدھا کھڑا ہو چکا ہو یعنی پیٹھ میں بھی خم (جھکاؤ) باقی نہ ہو، تو اب اسے واپس قعدے میں لوٹنا جائز نہیں ہے، اگر لوٹے گا تو گنہگار ہوگا، اور لوٹنے کے بعد بھی اس پر یہی واجب رہے گا کہ فوراً کھڑا ہو جائے، اگر بیٹھنے کے بعد کچھ پڑھے بغیر فوراً کھڑا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں نماز کے آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے ہی نماز درست ہو جائے گی، لیکن اگر بیٹھنے کے بعد فوراً کھڑا نہیں ہوتا بلکہ یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھے تشهد پڑھنی ہے، تشهد پڑھ کر پھر کھڑا ہوتا ہے، تو اب یہ جان بوجھ کر فرض قیام میں تاخیر کا سبب ہوگا جس سے قصداً واجب کا ترک ہوگا، لہذا ایسی صورت میں سجدہ سہو کفایت نہیں کرے گا، بلکہ اُس نماز کو ہی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑے ہونے سے متعلق تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: (سها عن القعود الأول من الفرض ثم تذكره عاد إليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الأصح (مالهم يستقيم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الأصح فتح (وإلا أي وإن استقام قائما) لا يعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسهو) لترك الواجب ترجمہ: فرض کے پہلے قعدے کو بھول جائے پھر اسے یاد آئے تو وہ لوٹ آئے اور تشهد پڑھے جب تک کہ وہ سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو ظاہر مذہب کے مطابق اور یہی اصح قول ہے۔ فتح۔ اور اس پر اصح قول کے مطابق سجدہ سہو لازم نہیں، ورنہ اگر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو فرض قیام میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہیں لوٹے گا اور (بھول کر) واجب (قعدے) کے ترک ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”(قوله ولا سهو عليه في الأصح) يعني إذا عاد قبل أن يستتم قائما وكان إلى القعود أقرب فإنه لا سجود عليه في الأصح وعليه الأكثر. واختار في الولو الجية وجوب السجود، وأما إذا عادو هو إلى القيام أقرب فعليه سجود السهو كما في نور الإيضاح وشرحه بلا حكاية خلاف فيه وصحح اعتبار ذلك

في الفتح بما في الكافي إن استوى النصف الأسفل وظهر بعد منحن فهو أقرب إلى القيام، وإن لم يستوفه
أقرب إلى القعود۔ (قوله في ظاهر المذهب إلخ) مقابله ما في الهداية: إن كان إلى القعود أقرب عاد ولا سهو
عليه في الأصح، ولو إلى القيام أقرب فلا وعليه السهو، وهو مروي عن أبي يوسف واختاره مشايخ بخارى و
أصحاب المتون كالكنز وغيره ومشى في نور الإيضاح على الأول كالمصنف تبعاً لمواهب الرحمن وشرحه
البرهان. قال: ولصريح ما رواه أبو داود عنه - صلى الله عليه وسلم - «إذا قام الإمام في الركعتين، فإن ذكر قبل أن

يستوي قائماً فليجلس، وإن استوى قائماً فلا يجلس ويسجد سجدة السهو» ترجمہ: (اور ان کا قول اصح قول

کے مطابق اس پر سجدہ سہو نہیں) یعنی اگر وہ سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے واپس بیٹھ گیا جبکہ وہ بیٹھنے کے قریب تھا، تو اصح
قول کے مطابق اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، اور اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے۔ اور ولوالجہ میں سجدہ سہو کے واجب

ہونے کو اختیار کیا ہے۔ اور اگر وہ واپس آیا جبکہ وہ قیام کے زیادہ قریب تھا، تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے، جیسا کہ نور

الایضاح اور اس کے شرح میں کسی اختلاف کو بیان کرے بغیر ہے۔ اور فتح القدیر میں اس بات کی تصحیح کی گئی ہے جو کافی

میں ہے کہ اگر جسم کا نچلا حصہ سیدھا ہو جائے اور پیٹھ اس کے بعد جھکی ہوئی ہو، تو نمازی قیام کے زیادہ قریب ہوگا۔ اور اگر

نچلا حصہ سیدھا نہ ہو تو وہ بیٹھنے کے قریب ہوگا۔ (شارح کا قول کہ ظاہر مذہب میں) اس کے مقابل وہ قول ہے جو ہدایہ میں

یہ ہے کہ اگر نمازی بیٹھنے کے قریب ہو تو وہ واپس بیٹھ جائے اور اس پر اصح قول کے مطابق سجدہ سہو لازم نہیں۔ اور اگر

نمازی کھڑے ہونے کے قریب ہو تو واپس نہ بیٹھے اور اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ یہ قول امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ سے

مروی ہے، اور اسے بخارا کے مشائخ اور اصحاب متون نے اختیار کیا ہے جیسے صاحب کنز وغیرہ نے، اور مواہب

الرحمن اور اس کے شرح البرہان کی پیروی کرتے مصنف کی طرح نور الایضاح میں پہلے قول کو بیان کیا ہے۔ فرمایا ہے

کہ (اس قول کی تائید میں) واضح حدیث ہونے کی وجہ سے جس کو ابو داؤد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

ہے کہ جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے، تو اگر اسے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ جائے، تو وہ ضرور بیٹھ

جائے، اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے، تو پھر نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے۔ (تنویر الابصار مع درمختار ورد المختار، جلد 2، صفحہ 661،

662، دار المعرفۃ، بیروت)

نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: ”(فإن عاد) من سها عن القعود (وهو إلى القيام أقرب) بأن استوى النصف

الأسفل مع انحناء الظهر وهو الأصح في تفسيره (سجد للسهو) لترك الواجب“ ترجمہ: وہ شخص جو قعدہ بھول گیا

ہو اگر وہ قعدے میں لوٹے اور وہ کھڑے ہونے کے قریب ہو، اس طرح کہ پیٹھ کے جھکے ہونے کے ساتھ اس کا نچلا حصہ سیدھا ہو چکا ہو اور یہی اس کی صحیح تفسیر ہے، تو وہ واجب کے ترک ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔

حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”قوله: (وهو إلى القيام أقرب) ظاهره أنه إن لم يستوفائهما يجب عليه العود ثم يفصل في سجود السهو فإن كان إلى القيام أقرب سجد له وإن كان إلى القعود أقرب لا فحكم السجود متعلق بالقرب وعدمه وحكم العود متعلق بالاستواء وعدمه“ ترجمہ: ان کا قول کہ وہ قیام کے زیادہ ہو تو اس کا ظاہر یہ ہے کہ اگر نمازی مکمل طور پر سیدھا کھڑا نہ ہو ہو تو اس پر قعدے کی طرف لوٹنا واجب ہے، پھر سجدہ سہو کے بارے میں تفصیل یہ کی جائے گی کہ اگر وہ کھڑے کے زیادہ قریب ہو تو سجدہ سہو کرے گا، اور اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہو تو سجدہ سہو نہیں کرے گا۔ تو سجدہ سہو کا حکم قیام کے قریب ہونے اور نہ ہونے سے متعلق ہے اور قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم سیدھا کھڑا ہونے اور نہ ہونے سے متعلق ہے۔ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، جلد 1، صفحہ 466، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قعدہ اولیٰ سے بھول کر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد واپس قعدہ اولیٰ میں لوٹنے سے متعلق تنویر الابصار مع درمختار ورد المحتار میں ہے: ”وبین الہلالین عبارة رد المحتار: ”فلو عاد إلى القعود بعد ذلك لا تفسد لكنه يكون مسيئاً ويسجد لتأخير الواجب (الاولیٰ أن يقول لتأخير الفرض وهو القيام)“ ترجمہ: پس اگر اس کے بعد (یعنی پورا سیدھا کھڑا ہونے کے بعد) قعدے کی طرف لوٹا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن وہ گنہگار ہوگا اور واجب میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ (علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) اولیٰ یہ تھا کہ وہ (واجب میں تاخیر کہنے کے بجائے) یوں کہتے کہ فرض یعنی قیام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ (تنویر الابصار مع درمختار ورد المحتار، جلد 2، صفحہ 662، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدھا کھڑا ہونے کے بعد واپس قعدہ اولیٰ میں لوٹنے پر چونکہ فرض قیام میں جان بوجھ کر تاخیر کرنا ہے، لہذا سجدہ سہو لازم نہیں، بلکہ نماز واجب الاعداد ہوگی، چنانچہ رد المحتار کی عبارت پر اشکال وارد کرتے ہوئے اور درست عبارت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جد الممتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”انه مأمور بعد العود بالعود إلى القيام فوراً، فان عاد فقد ترك القعود فيسجد لترک الواجب وان لم يعد فقد أخرج القيام فيسجد لتأخير الفرض۔ ثم اقول: لكن یرد علیہ أن هذا التأخیر وقع منه عمداً فكيف يجوز به سجود السهو، بل يجب إعادة الصلاة؟ فلعن الصحيح أن يقول: يكون مسيئاً بالعود إلى القعود ويجب عليه العود إلى القيام و

یسجد لترک واجب القعود“ ترجمہ: (جو شخص قعدہ اولی بھول کر کھڑا ہو جائے، پھر واپس قعدے میں لوٹ آئے) تو ایسا شخص قعدے میں لوٹنے کے بعد، فوراً قیام کی طرف لوٹنے پر مامور ہے، اگر لوٹ آیا تو قعدہ ترک ہوا، لہذا ترک واجب کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا اور اگر نہ لوٹا تو فرض قیام میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ پھر میں کہتا ہوں لیکن اس پر (یعنی فرض قیام میں تاخیر پر سجدہ سہو کے لزوم پر بھی) یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ (قعدے میں واپس آنے اور فوراً نہ لوٹنے کی صورت میں فرض قیام میں) یہ تاخیر اس سے جان بوجھ کر واقع ہوگی تو اسے سجدہ سہو کیسے کفایت کرے گا، بلکہ نماز لوٹانا واجب ہوگا؟، لہذا شاید صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہتے کہ قعدہ کی طرف لوٹنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوگا اور اس پر قیام کی طرف لوٹ آنا واجب ہوگا، اور (فوراً لوٹ آنے کی صورت میں) قعدے والا واجب ترک ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔ (ورنہ فوراً نہ لوٹنے اور تشہد پڑھنے کی صورت میں نماز کے واجب الاعادہ ہونے کی صورت ہوگی۔) (جد المتار، جلد 3، باب سجود السهو، صفحہ 538، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واجبات نماز بیان کرتے ہوئے علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ درمختار میں لکھتے ہیں: ”من الواجبات اتیان کل واجب أو فرض فی محله“ ترجمہ: ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ ہونا بھی نماز کے واجبات میں سے ہے۔ (درمختار، جلد 2، صفحہ 201، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(نمازی قعدہ اولی بھول کر کھڑا ہو جائے تو) اگر ابھی قعود سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ہنوز سیدھا نہ ہونے پایا جب تو بالاتفاق لوٹ آئے اور مذہب اصح میں اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی بدن کا نصف زیریں سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی ہے تو بھی مذہب اصح و ارجح میں پلٹ آنے ہی کا حکم ہے مگر اب اس پر سجدہ سہو واجب، اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اصلاً حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کر لے پھر بھی اگر پلٹ آیا بہت برا کیا، گناہگار ہوا، یہاں تک کہ حکم ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور امام ایسا کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کریں، کھڑے رہیں یہاں تک کہ وہ پھر قیام میں آئے مگر مذہب اصح میں (قعدے کی طرف لوٹنے اور واپس فوراً قیام میں آنے کی صورت میں) نمازیوں بھی نہ جانے گی صرف سجدہ سہو لازم رہے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 181، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قعدہ اخیرہ سے بھول کر کھڑے ہونے میں سجدہ سہو لازم ہونے نہ ہونے کی وہی تفصیل ہے جو قعدہ اولیٰ میں ہے، چنانچہ تنویر الابصار میں ہے: ”ولو سها عن القعود الأخير عاد ما لم يقيدها بسجدة وسجد للسهو لتأخير القعود“ ترجمہ:

اور اگر نمازی قعدہ اخیرہ بھول جائے تو جب تک اس نے اگلی رکعت کا سجدہ نہ کیا، واپس بیٹھ جائے، اور قعدہ میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”(قوله وسجد للسهو) لم يفصل بين ما إذا كان إلى القعود أقرب أولاً، وكان ينبغي أن لا يسجد فيما إذا كان إليه أقرب كما في الأولى لما سبق“ ترجمہ: (اور ان کا قول کہ وہ سجدہ سہو کرے) تو اس میں تفصیل نہیں کی گئی کہ وہ بیٹھنے کے قریب ہو یا نہیں، اور چاہیے کہ جب وہ بیٹھنے کے قریب ہو تو وہ سجدہ سہو نہ کرے جیسا کہ قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کے قریب ہونے کی صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں اس کی وجہ سے جو پیچھے گزرا۔ (تنویر الابصار مع در مختار ورد المختار، جلد 2، صفحہ 664، دار المعرفۃ، بیروت)

قعدہ اخیرہ سے بھول کر کھڑے ہونے کے بعد جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور قعدہ اخیرہ یاد آجائے تو واپس لوٹنا لازم ہے، چنانچہ العنایہ شرح الہدایہ میں ہے: ”(وإن سها عن القعدة الأخيرة حتى قام إلى الخامسة رجع إلى القعدة ما لم يسجد) لأن إصلاح الصلاة به ممكن، وكل ما كان كذلك وجب عمله احترازاً عن البطلان“ ترجمہ: اور اگر نمازی قعدہ اخیرہ کو بھول گیا، یہاں تک کہ وہ پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، تو جب تک اس نے سجدہ نہ کیا ہو واپس قعدے میں لوٹ آئے، کیونکہ اس (غلطی) کی اصلاح ممکن ہے، اور ہر وہ کام جس سے نماز کی اصلاح ممکن ہو، تو نماز کو باطل ہونے سے بچانے کیلئے اُسے کرنا واجب ہوتا ہے۔ (العنایہ شرح الہدایہ، جلد 1، صفحہ 508، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاویٰ فیض الرسول میں مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(امام اگر) قعدہ اخیرہ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے یعنی بدن کا نصف زیریں سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی رہے کہ مقتدی کے لقمہ دینے پر یا خود بیٹھ جائے تو قعدہ اخیرہ کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب سجدہ سہو ضروری ہے۔“ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 389، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-702

تاریخ اجراء: 11 شوال المکرم 1446ھ / 10 اپریل 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net